بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۴ شعبان ۱۴۰۰ھ - ۱۸ احسان ۱۳۵۹ ہش - ۱۸ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۳۸

اخبارِ احمدیہ

۔ ٥ ربوہ ۱۷ احسان/جون سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن ابھی تک بیماری چل رہی ہے۔

احباب کرام انتہائی توجہ خصوصی التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ آپ کے عالمگیر منصوبوں میں آپ کو فائز المرام کرے آمین

۔ ٥ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کمزوری اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خصوصی توجہ سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

۔ ٥ میری ایک عزیزہ اللہ رکھی صاحبہ بنت محمد صادق صاحب واہلہ بہوڑ چک $\frac{1}{R.B}$ ضلع شیخوپورہ عرصہ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
نصیر احمد کاہلوں نظامت تشخیص جائیداد

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخدمت امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی یاد دہانی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام ایک مرتبہ پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا:

"اس منصوبہ کا ساتواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ میں اپنے تمام عزیز بھائیوں اور بہنوں کو چاہے وہ دنیا کے کسی حصّہ میں رہتے ہوں توجہ دلاتا ہوں کہ آپ پہلے سے بھی بڑھ کر اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیجئے اور غلبۂ دین خاتم الانبیاء کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے مستعد رہیئے۔ اپنے وعدوں کو مرحلہ وار سو فیصدی سے زیادہ پورا کیجئے۔ اور جو اس وقت اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اب مالی فراخی دی ہے وہ اب اس میں شامل ہو جائیں اور وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کر دیجئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے اور آپ کی قربانیوں کو قبولیت عطا فرمائے۔" آمین (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۸۰ء)

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نائیجیریا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

نائیجیریا میں اموسان کے قصبہ میں مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۸۰ء کو اس علاقہ کے گورنر ایک اور احمدیہ ہسپتال کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ نائیجیریا میں یہ چھٹا احمدیہ ہسپتال ہے جو پاکستانی روپے کے ۱۵ لاکھ روپے کے برابر کے خرچ سے نصرت جہاں سکیم کے تحت بنوایا گیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دنوں خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ افتتاحی تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اس ہسپتال کو ارض بلال کے باشندوں کی بیماریوں کو دور کرنے میں زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی توفیق ملے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

ایم ایس سی واقفین کے لئے خصوصی پروگرام

ایم ایس سی پاس واقفین نصرت جہاں جن کا انٹرویو ہو چکا ہے وہ ۲۳ جون بروز سوموار صبح ۸½ بجے دفتر نصرت جہاں ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے پہنچ جائیں۔ جو دوست کسی انٹرویو میں اب تک شامل نہیں ہو سکے یا اب وقف کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنے کاغذات کے ہمراہ ۲۲ جون صبح ۹ بجے ہمارے دفتر میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اس انٹرویو کے بعد وہ بھی خصوصی ملاقات میں شامل ہو سکیں گے۔ یاد رہے کہ ۲۳ جون کو فضل عمر درس القرآن کلاس اور نصرت جہاں کا تربیتی کورس ۱۵ دن کے لئے شروع ہو رہے ہیں۔ جن سے سب واقفین کا استفادہ کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

۴؍شعبان ۱۴۰۰ھ

۱۸؍احسان ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کرنیوالی آسمانی قوت

جب لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ کر ہمہ تن دنیا کی طرف جھک جاتے اور اُسی کے ہو رہتے ہیں تو نیکیاں بجا لانے کی قوت ان کے اندر سے سلب ہو جاتی ہے اور وہ قسم ہا قسم کی برائیوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کی اصلاح کے تمام دنیوی راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک راہ باقی رہ جاتی ہے جو کبھی بند نہیں ہوتی اور وہ ہے آسمانی اسباب کی راہ۔

خدا تعالیٰ آسمان سے ایک قوت نازل کرتا ہے جو ڈوبتے ہوؤں کو بچاتی اور انہیں ساحلِ مراد تک پہنچاتی ہے۔ یہ آسمانی قوت ایک آسمانی وجود کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ آسمانی وجود سعید الفطرت انسانوں کے دلوں کی حالت بدلنے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے کر ان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ وہ جو پہلے روبہ دنیا تھے انہیں روبخدا کر دکھاتا ہے اور انہیں دوبارہ اس قابل بنا دیتا ہے کہ بدیوں کی بجائے ان سے پھر نیکیاں صادر ہونے لگتی ہیں۔ یہ انقلابِ عظیم آسمان سے قوت نازل ہوئے بغیر کبھی رونما نہیں ہوتا۔

ہر چند کہ ابتدائے آفرینش سے ہی حسب ضرورت یہ آسمانی قوت زمین پر نازل ہوتی اور حسب استعداد لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرتی چلی آ رہی تھی۔ تاہم اس کا سب سے انفل و اعلیٰ نزول فخر اولین و آخرین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی شکل میں ہوا۔ اس لئے کہ نوعِ انسانی میں فساد و بگاڑ کی کیفیت آپؐ کی بعثت کے وقت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ گمراہی و ضلالت نے ہر جگہ ڈیرے ڈالے ہوئے تھے اور فسق و فجور کی اس درجہ گرم بازاری تھی کہ گویا انسانیت صفحۂ ہستی سے نابود ہو کر رہ گئی تھی۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ صلاح نیکی اور تقویٰ و طہارت اور انسانیت و شرافت کا زمانہ اب کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خداداد قوت قدسی کے ذریعہ اپنے متبعین کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ صدیوں کے بگڑے پل بھر میں سُدھر گئے اور ایسے سُدھرے کہ عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگے۔ چنانچہ جب قریش کے مظالم سے تنگ آ کر آپؐ کے بعض صحابہؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور قریش نے وہاں بھی ان کا پیچھا کیا اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا اور نجاشی نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں طلب کر کے ان سے قریش کی دشمنی کی وجہ دریافت کی تو مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے ذریعہ مومنوں کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کی ان الفاظ میں گواہی دی (انہوں نے کہا):۔

"اَیُّھَا الْمَلِکُ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بُت پوجتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، قوی لوگ کمزوروں کو کھا جاتے تھے۔ اس اثناء میں ہم میں ایک شخص پیدا ہوا جس کی شرافت اور صدق و دیانت سے ہم لوگ پہلے سے واقف تھے، اُس نے ہم کو اسلام کی دعوت دی اور یہ سکھایا کہ ہم پتھروں کو پُوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خونریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں۔ عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔ نماز پڑھیں، روزے رکھیں، زکوٰۃ دیں۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ شرک اور بُت پرستی چھوڑ دی اور تمام اعمالِ بد سے باز آ گئے۔ اس جرم پر ہماری قوم ہماری جان کی دشمن ہو گئی اور ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اسی گمراہی میں واپس آ جائیں۔"

(سیرۃ النبیؐ حصہ اول مؤلفہ شبلی نعمانی صفحہ ۲۳۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ قیامت تک کے واسطے نوع انسانی کے ہادی و رہنما بنا کر بھیجے گئے تھے اور قیامت تک رونما ہونے والے انسانوں کی زندگیوں میں آپؐ ہی کی دائمی فیض رسانی کے ذریعہ انقلابِ عظیم رونما ہونا تھا اس لئے آپؐ نے اپنی قوت قدسی کی مدد سے اپنے صحابہؓ کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کرنے کے علاوہ جہاں اپنی امت کے بگڑنے کی خبر دی وہاں ساتھ ہی امت میں مجددین اور اولیاء اللہ کے وجودوں میں آسمانی قوت کے نزول کی بھی بشارت دی اور بتایا کہ امت میں جب بھی بگاڑ پیدا ہوگا آسمانی رُوح اپنے اندر رکھنے والے وجود ظاہر ہو کر لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرتے چلے جائیں گے اور آخری زمانہ میں جب فساد و بگاڑ انتہائی ہولناک صورت اختیار کر لے گا اور اصلاحِ احوال کی تمام راہیں بظاہر مسدود ہو جائیں گی تو خدا تعالیٰ آپؐ ہی کے ایک کامل متبع یعنی مسیح موعودؑ کو مبعوث کر کے اس ہولناک فساد و بگاڑ کو دور کر دکھائے گا۔ حتیٰ کہ بعد دُور ہونے کے آسمان پھر زمین کے قریب آ جائے گا اور دورِ اوّل کے خصائص پھر تازہ ہو جائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ وقفہ وقفہ سے مجددین اور اولیاء کرام بڑی کثرت سے اس خیرِ امت میں آتے اور لوگوں کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کرتے چلے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے عین مطابق اس آخری زمانہ میں مسیح موعود کی بعثت ظہور میں آئی اور آنے والے آسمانی وجود نے اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا اور پوری نوع انسانی کو دین واحد پر جمع کرنے کا انتظام کر کے ان کی زندگیوں میں بھی انقلابِ عظیم برپا کرنے کی ایک مستحکم بنیاد قائم کر دکھائی اور اس انقلابِ عظیم کے رونما ہونے سے متعلق خدائی سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ مت سمجھو ہم خود ہی بدیوں سے باز آ سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عیسائی اور یہودی موجود تھے اور توریت اور انجیل بھی موجود تھی۔ پھر تم خود ہی بتاؤ کہ کیا وہ لوگ فسق و فجور اور ہر قسم کے جرائم اور معاصی سے باز آ گئے تھے؟ نہیں بلکہ باوجود ان کتابوں کے موجود ہونے کے بھی وہ حدود اللہ سے نکل گئے تھے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ جب زمین فسق و فجور سے بھر جاتی ہے تو اس کے روکنے والی قوت آسمان سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو آسمان سے بھیج دیتا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ جو یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے وہ ہزار سال سے ویسے ہی رہے تھے لیکن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں داخل ہو گئے وہ فرشتے بن گئے۔ اگر انسان خود ہی (اپنی اصلاح) کر سکتا تو بگڑتا ہی کیوں؟"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب، شیخوپورہ

(۳)

مراحلِ تخلیق:

قرآن مجید میں سلسلۂ تخلیق انسان کے بارے میں متفرق الفاظ کا استعمال تخلیق آدم کے مختلف زمانوں اور مختلف منازل اور مختلف حالتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس جہت سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ بنی آدم کی پیدائش ابتدا سے لے کر ان ادوار سے گزری ہے کبھی آدم مٹی اور پانی کے عالم میں تھا یا یوں کہیے کہ تخلیقِ آدم کی ابتداء مٹی اور پانی کے عناصر سے ہوئی۔

(۲) پھر اس کے بعد آیۂ کریمہ

"وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔"

(نوح ع ۱)

طین سے کوئی پودا یا پودے نمودار ہوئے اَنْبَتَ کے معنی ہیں "پودا لگایا" اَنْبَتَکُمْ فِی الْاَرْضِ اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ کا مفہوم یہی ہوا کہ زمین سے بالواسطہ یا بلاواسطہ سلسلہ آدم کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔ اول الذکر صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ پودے سے پیدا شدہ مخلوق بالآخر پودے سے پیوستہ نہ رہی ہوگی بلکہ پودے سے الگ ہو کر حشرات الارض کی صورت میں بکھر گئی ہوگی۔ قرین قیاس یہی ہے۔ کیونکہ پھر یہی حشرات الارض مرور زمانہ سے اپنی جونیں بدلتے بدلتے اور ترقی کرتے کرتے نفسِ واحدہ کی صورت میں اتمام پذیر ہو گئے۔

پودے کی صورت میں پیدا ہونا یہ باور کرنے کی تلقین کر رہا ہے کہ بعض پودوں میں حسی استعدادیں اتنی زبردست ہوتی ہیں کہ وہ اپنے قریب کسی جاندار فرد کو معلوم کر لینے پر قادر ہیں اور پھر اس کو اپنی مہلک گرفت میں لے کر آناً فاناً ختم کر دیتی ہیں۔ ایسے مختلف النوع درخت آج کل بھی افریقہ کے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی فطری استعدادیں اللہ کی قدرت مدرکہ اور قوت عملیہ پر دلالت کرتی ہیں۔

چونکہ قدرت نے انسان کے اندر قوت شعور و ادراک پیدا کرنا مقصود تھا۔ شاید ابتداً طین سے کوئی ایسا ہی ملتا جلتا حسبِ ضرورت پودا پیدا کر دیا ہو وہ بڑھتا بڑھتا شجر کی صورت اختیار کر گیا ہو اور پھر اس سے حشرات الارض پیدا ہو گئے ہوں۔ ایسے درختوں کی طرف ابتدائی تخلیق سلسلہ آدم کا سانحہ منسوب کرنا کوئی مافوق الفطرت عجوبہ نہیں۔ علمائے علم نباتات اس بارے میں عمدہ روشنی ڈال سکتے ہیں۔

پودے سے پیدا ہونے میں بھی کئی حکمتیں ہیں جیسے انکساری۔ خدمتِ خلق نفع بخش اور ایثار و قربانی کی صفات نمایاں ہیں جو حیاتِ انسانی کا لازمہ ہیں

(۳) پھر حشرات الارض سے بڑھتے بڑھتے وہ کسی حیوانی شکل میں آ گیا ہو اور پھر وہ انسان بن گیا ہو اسی لحاظ سے تخلیق آدم کے چھ موٹے درجات معلوم ہوتے ہیں اور سلسلہ تخلیق آدم کی دیگر جملہ حالتیں کم و بیش انہی درجات میں سما جاتی ہیں۔ ان میں سے

پہلی حالت جماداتی ہے جبکہ نوعِ آدم کی تخلیق کی بنیاد خالص مٹی اور پانی کی نسبتی ترکیب آمیزش پر قرار پاتی جو ممکن ہے ابتداً ہی عام مٹی اور پانی سے اپنی کیفیت اور خاصیت میں مختلف النوع ہو۔ مٹی اور پانی سے جماداتی رنگ میں سائنسدان حضرات کو تخلیق نوعِ انسان کا سانحہ مسلّم ہے قرآنی کلام نے اسے محکم آیات تخلیق الٰہیہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

دوسرے جمادات سے وہ نباتی شکل میں آیا جس سے اس کی نسل حشرات الارض کی صورت میں مخلوق ہوئی

تیسرے نفسِ واحدہ کی تخلیق ثابت کرتی ہے کہ وہ حشرات الارض کا مرورِ زمانہ سے ترقی یافتہ فرد ہے تب ہی تو وہ نفسِ واحدہ کی حیوانی شکل کو پہنچا یعنی حشرات الارض اثرات زمانہ سے متاثر ہو کر تغیر اور تبدیل ہوتے ہوئے نفسِ واحدہ کی تخلیق کا باعث ہوئے۔ لہٰذا یہ تیسرا مرحلہ تخلیق ہے جو نفسِ واحدہ کے دورِ حیوانی کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ کسی دور کی مخلوق کی شکل اور نام کا تعین کرنا مشکل ہے مگر سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ دنیا و مافیہا چھوٹی حالت سے بڑی بنی اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ طین سے لے کر نفسِ واحدہ تک کے درمیانی عرصہ میں تخلیق (انسان) کن کن حالتوں اور منازل سے گزرتی رہی ہے۔

ضمناً یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ نوعِ حیوانی کے زیر نیابت شدہ عملِ تخلیق و تزئید کی طرح نوعِ انسانی کی ابتدائی تخلیق و تزئید اس کے ہم رنگ مخصوص شاک سے پیدا شدہ مخصوص حشرات الارض کی مانند ہو جو نوعی طور پر نوعِ حیوانی سے الگ اور محض نوعِ انسانی کے لئے طبعاً مخصوص تھے اور پھر وہ اپنے مقررہ نظام کے تحت منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

(۴) چوتھے۔ نفسِ واحدہ ترقی و تکمیل کے منازل طے کرنے کے بعد جن جوڑوں والی مخلوق کی تخلیق کا باعث ہوا

(۵) پانچویں۔ پھر ان جوڑوں سے انسان پیدا ہوا جو جوہر انسانیت کی استعداد کے باعث اشرف المخلوقات کہلایا۔ اس تجزیہ سے اس کی سابقہ دو حالتوں پر لفظ انسان کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ انسان وہ تب کہلایا جب وہ نفسِ واحدہ کے بعد پیدا ہونے والے جن جوڑوں سے مرد و زن کی صورت میں انسان بن کر پیدا ہوا۔ جن کو سورۃ النساء میں رجال اور نساء کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

یہ سارا کام حکمت الٰہی سے سرانجام ہوا۔ اس بارے میں قرآنی ارشاد یہ ہے کہ سلسلۂ تخلیق نسل کی ابتدا نر و مادہ جوڑوں سے ہوئی۔ سب سے پہلے آسمان و زمین کا جوڑا پیدا ہوا۔ قرآن مجید میں ترکیب کلام کی رو سے تخلیق آسمان کا ذکر پہلے ہے اور زمین کا بعد میں۔ قدرت نے ہر دو میں تذکیر و تانیث کی صفات ودیعت کر دیں۔ آسمان میں نر کی اور زمین میں مادہ کی جیسا کہ فرمایا:۔

"وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً"

(البقرہ ع ۳)

طین میں آسمانی پانی سے قوتِ تخلیق نے جوش مارا۔ یہ سلسلہ تخلیق کا پہلا جوڑے والا قرآنی مرحلہ ہے۔

(۲) اس کے بعد:۔

"سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ"

(المومنون ع ۱)

مٹی اور پانی ہر دو کے خلاصے لطیف صورت میں بدل گئے۔ یہ دوسرا مرحلہ تخلیق ہے۔

(۳) پھر مٹی اور پانی کے خلاصوں سے عبوری عرصہ کی مخلوق۔ یہ تیسرا مرحلہ تخلیق ہے۔

(۴) پھر اس سے نفسِ واحدہ پیدا ہوا جس کے واحد مجسم میں بیک وقت نر و مادہ قوتیں موجود تھیں۔ یہ چوتھا نوعی مرحلہ تخلیق ہے۔ جو ممکن ہے مختلف الانواع مخلوق پر مشتمل ہو کیونکہ یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ طین سے یک لخت بنا بنایا نفسِ واحدہ پیدا ہو گیا تھا۔ یہ دور دراصل پہلے نفسِ واحدہ کی تخلیق سے ماقبل اور مابعد دو ادوار پر مشتمل ہے مگر اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے کیونکہ پہلے دور کی توضیح پردہ اخفاء میں چھپی ہوتی ہے۔

(۵) نفسِ واحدہ سے جن مخلوق کے جوڑے پیدا ہوئے۔ یہ پانچواں مرحلہ تخلیق ہے۔

(۶) جن جوڑوں سے آئندہ نسلِ انسانی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔ یہ چھٹا مرحلہ تخلیق ہے

کلام الٰہی سے مندرجہ بالا چھ موٹے مراحل تخلیقِ آدم معلوم ہوتے ہیں۔

ان تمام مراحل میں تذکیر و تانیث کا سلسلہ نمایاں ہے۔ اول پانی اور مٹی میں نر و مادہ کی حیثیت ہے۔ دوم مٹی اور پانی کے خلاصوں میں ان کی طبعی تخلیقی قوتوں کا متصل ہو جانا۔ سوم پودا اور اس کی مخلوق۔ چہارم نفسِ واحدہ میں بیک وقت ان ہر دو قوتوں کا موجود ہونا پنجم نفسِ واحدہ سے تخلیق جن کا ظہور اور تخلیقِ آدم کا سلسلہ جاری ہونا اور سلسلۂ تخلیق کا مستقل طور پر آدم کی طرف منسوب ہو جانا جو تخلیق حیات کا نقطہ مرکزی ہے۔ یعنی اس کا الگ الگ مرد و زن کی صورت میں آ جانا۔ غرضیکہ تخلیق سلسلۂ آدم کی بنیاد ازل سے تا ابد ہم تذکیر و تانیث کی متحدہ قوتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے عمل کا نتیجہ ہے جو چھ ادوار پر پھیلا ہوا ہے۔

تخلیقِ کائنات:

دھرتی ماتا کی ہیئتِ ترکیبی اور اس کی خصوصیات اور عملی کردار تخلیقِ انسان کی حقیقت سمجھنے کے بارے میں بڑی مدد دیتی ہیں۔ زمین کی گولائی مخلوقاتِ ارضی میں باہمی رابطہ قائم ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اندرونی حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سب سے بڑا گنجینہ کرامات ہے جس کے سینہ کے پستانوں سے ماء اللبن کی حیات بخش شیریں نہریں بہہ رہی ہیں اور اس کے شکم میں انواع و اقسام کے خزانے مخفی ہیں جو ہر نوع کی زندگی کا دارومدار ہیں اور انسان ان سے ہر رنگ میں مستفیض ہو رہا ہے۔

ان سب عناصر کا طبعی طور پر تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ارضی عناصر میں بے شمار خصوصیتیں ہیں اور ہر خصوصیت اپنا کام الگ طور پر کر رہی ہے اور وہ دن رات اپنے کام کی بجا آوری میں مشغول ہیں کہیں اجناس اور پھل پھول کے درخت اُگتے ہوتے ہیں۔ کہیں معدنیاتی پیداوار اور کہیں جاندار مخلوق ۔ ہر عنصر اپنا کام الگ کر رہا ہے اس لئے یہ کہنا عقلاً قرین قیاس ہے کہ نباتات ۔ حیوانات اور انسانوں کی تخلیق الگ الگ عناصر سے الگ الگ ماحول میں ہوتی جس میں وہ ایک دوسرے کی آمیزش سے علیحدہ رہتے ۔ لہٰذا وہ سب افراد کائنات ابتدا میں تو طبعی طور پر طین و تراب سے پھوٹنے یا ابھرنے میں مشترک ہیں مگر وہ افراد مخصوص طبعی کیفیت کی بنا پر دوسرے قدم پر ہی یا دوسری منزل میں ہی الگ ماحول میں پرورش پاتے رہے مجبور ہو گئے یعنی گو ہر تخلیق جنس متعلقہ صفات والی مٹی کے اجزاء لازمہ سے ہوئی مگر اس کے بعد مخلوق عوالم میں کوئی طبعی رشتہ یا ذاتی تعلق نہیں پایا جاتا۔ مثال کے طور پر مختلف اقطاع عالم میں مخصوص اجناس و اشجار کی پیدائش ہوتی ہے جو ان مخصوص اور مختلف قطعی عناصر کی قوت و کیفیت پر منحصر ہے۔ اسی طرح مخصوص عالم حیوانات کا دارومدار بھی مخصوص علاقائی آب و ہوا پر منحصر ہے۔ یہی حال معدنیات کا ہے۔

اسی کلیہ پر تخلیق عالم انسانیت پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ سلسلہ تخلیق انسان بھی کسی خاص عناصر والے طبعی رشتہ کے تحت ہوا ہے۔ چونکہ انسانی پیدائش درجہ بدرجہ ہوتی رہی اور سلسلہ تخلیق انسان اپنے ہر دور میں ایک خاص مقصود منتہا کی طرف طبعاً قدم بڑھاتا رہا اور اصولِ ارتقاء کا بھی یہی مطلب ہے کہ انسان ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے اعلیٰ مقامِ انسانیت کی طرف ترقی کرتا چلا جائے ورنہ یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ شروع میں ہی انسان محض بنا بنایا پیدا ہو گیا تھا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دیگر عوالم تخلیق رفتہ رفتہ ظہور پذیر ہوئے اسی طرح عالم انسانیت بھی درجہ بدرجہ اتمام پذیر ہوا۔ نفسِ واحدہ کی تخلیق نے یہ واہمہ حقیقت کی شکل میں مبرہن کر دیا ہے

زمین و آسمان کی پیدائش سے لے کر حکمتِ الٰہیہ کا یہ اصول کارگر نظر آ رہا ہے کہ قدرت نے ساری کائنات کا وجود وسائط پر مبنی بنایا ہے اور اس لئے ہر شے کے جوڑے پیدا کر دیئے اور جوڑوں میں نر و مادہ خاصیتیں ودیعت کر دیں تاکہ وہ باہمی مدد تعاون سے ایک دوسرے کے کام میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ یہاں تک کہ حیاتِ کائنات میں سائنٹیفک تحقیق کے مطابق جماداتی ذرات میں بھی تذکیر و تانیث والے جوڑے موجود ہیں۔ ان جوڑوں کے ملاپ سے تزئید خلق ہوتی رہی۔ یہ تزئید خلق دوسرے معنوں میں نطفہ، امشاج کے عمل کے ساتھ کا عمل جاریہ کے مترادف ہے۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے جوڑے کے بیان میں آسمان سے پانی نازل ہونے سے لطیف جاندار مخلوق پیدا ہوئی۔ اسی میں نر و مادہ کی کیفیت پنہاں تھی۔ چنانچہ پیدائش شروع ہوئی اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور مرورِ زمانہ سے انسانی مخلوق درجہ بدرجہ ترقی یافتہ شکلوں سے ہوتی ہوئی نفسِ واحدہ تک پہنچ گئی۔ نفسِ واحدہ کے بعد پیدا ہونے والی جن و انس مخلوق کلامِ الٰہی سے واضح ہے۔ یہ ہے سلسلہ تخلیق انسان کا مختصر خلاصہ جو انسانی کردار سے بھی دوسرے عوالم سے الگ، منفرد اور نمایاں حیثیتِ طبعی پر مشتمل ہے۔

عملِ تکوین و فنائیت

سلسلہ تکوین کائنات میں موت و حیات، تعمیر و تخریب اور شکست و ریخت کا طبعی دستور شروع سے کام کر رہا ہے۔ مفکرین عالم نے اسے بقائے بہترین کی اصطلاح سے تعبیر کیا ہے آیۂ کریمہ:

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ۔

(الرعد ع ۲)

سے بھی ظاہر ہے کہ حیاتِ عالم میں ہر شے نافع الناس عنصر کو دوام حاصل ہے ورنہ مضر اور ناکارہ اشیاء اپنے آپ مٹتی چلی جاتی ہیں۔ خدائی دستور یہی ہے کہ کائنات میں مسلسل حرکتِ تکوین کا عمل جاری رہے جس سے نئے افراد عالم اور عناصر قدرت معرضِ وجود میں آتے رہیں اور بعض اشیاء اپنے طبعی اقسام کو منسوخ کرتی ہوئی چلی جاتی ہیں چنانچہ تاریخ عالم کے صفحات جلی حروف میں تکوینِ افراد کائنات کے پہلو بہ پہلو بعض حیوانی نسلوں اور انسانی قوموں کے صفحۂ ہستی سے نابود ہو جانے کے حادثات کے ذکر سے معمور ہیں۔ قوموں کی حیات و ممات حکومتوں کے عروج و زوال اور حادثاتِ زمانہ سب کے سب اسی دستورِ فطرت جاریہ کے مطابق رونما ہونے والے باطل عناصر ہیں۔ اچھی شے قائم رہتی ہے۔ اور بری شے جھاگ کی مانند خشک ہو کر اپنی ہستی کھو بیٹھتی ہے انسانی تخلیق جوں جوں مرحلہ وار آگے بڑھتی گئی اس کا سابقہ جسم ناکارہ یا غیر ضروری ہو کر صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوتا چلا گیا۔

المختصر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں تخلیقِ آدم کے سلسلہ کی ترکیب میں مستعمل ہونے والی طین کے خواصِ تخلیق شاید پہلے عالم وجود میں آنے والے نفسِ واحدہ کی تخلیق تک ہی محدود رہے ہیں خواہ طین سے پیدا ہونے والے اس فرد کو نفسِ واحدہ کی کوئی بھی شکل دے دی جائے مثلاً جرثومہ یا خلیہ وغیرہ سے اپنی کیفیت خواص یا قوتِ تخلیق سے عاری ہو گئی ہو اور پھر اس کے اجزاء ترکیبی کی اجتماعی شکل ہو اور بارش کے پانی سے پریشان ہو کر ناکارہ ہو گئی ہو تا وقتیکہ شاید وہ خاص مٹی اتنے ہی نفسِ واحدہ کی تخلیق کے لئے درکار ہو جتنی کہ نفسِ واحدہ کو اس کے متعلقات سمیت پیدا کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ یہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ بقائے بہترت اور ارتقائی اصول کے تحت مضرت رساں یا غیر ضروری ہو کر ختم ہوتے چلے جاتے ہیں

اور پھر وہ نفسِ واحدہ مدارج ارتقاء گزرتا گزرتا اتمام پذیر ہو کر انسانی افراد کی تخلیق کے بعد خود بھی ذاتی طور پر یا صفاتی طور پر قوتِ تخلیق سے محروم ہو کر ختم ہو گیا ہو اور اس طرح نفسِ واحدہ سے آئندہ تخلیقِ آدم کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہو کہ اس کے بعد اس ترقی نسلِ انسانی کا سلسلہ جاری ہو جو مقصدِ تخلیقِ کائنات کا مرکزی نقطہ کہلاتا ہے۔

ناسخ و منسوخ:

چونکہ خدا تعالیٰ کے قول و فعل میں کوئی فرق نہیں اس لئے ناچیز راقم الحروف کی ناقص رائے میں کلامِ الٰہی اور فعلِ الٰہی یعنی کائنات کے نظم و عمل سے ایک دوسرے کی تفہیم میں مدد کی جا سکتی ہے اسی بنا پر قرآن مجید میں تکوین و احیاء اور تخریب و فنائیت کے مروجہ دستورِ فطرت کو ناسخ و منسوخ کی لفظی اصطلاح میں آیات و علاماتِ الٰہیہ کے احیاء اور نسخ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ آیتِ کریمہ:

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔

(البقرہ ع ۱۳)

سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرورتِ زمانہ کے مطابق اگر کسی دستورِ عمل یا رواج کو منسوخ کرتا ہے تو عالمی ضرورت کی فراہمی اور تکمیل کی خاطر اس کا متبادل بہتر اور بدتر صورت میں لے آتا ہے تاکہ ترقی یافتہ جنس یا قوم کی ضرورت خاطر خواہ پوری ہوتی رہے اور اس میں کوئی فترت یا نقص ضرورتِ حقہ پورا کرنے میں مخل نہ ہو۔ اسی طبعی تقاضہ کے تحت شریعتِ موسویہ کو شریعتِ محمدیہ سے منسوخ کر دیا گیا تھا کیونکہ شریعتِ اسلامیہ:

"فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ"

(البینہ ع ۱)

کی مصداق ہے اور اسی میں تا قیامت ہر زمانہ ہر قوم اور ہر ملک کی استعداد اور طبعی ضروریات اکمل طور پر مہیا کر دی گئی ہیں۔ (باقی)

درخواستِ دعا

میرے والد مکرم محمد سلیمان صاحب سابق کارکن دفتر الفرقان عرصہ سے معدہ کے درد و دیگر عوارض میں مبتلا ہیں نیز والدہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (ناصر احمد اعجاز دار العلوم غربی ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

احمدی طالب علموں کی واحد نمائندہ تنظیم

عبدالرشید زاہد۔ سابق صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جسکا سابقہ نام "احمدیہ انٹر کالجیٹ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تھا) ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد خالصتہً احمدی طلباء کی دینی تربیت، اخلاقی نشوونما اور تعلیمی ترقی ہے جس کا رہنما اصول طلباء میں غیر اسلامی، غیر قانونی اور تخریبی سرگرمیوں کی کسی قیمت پر اجازت نہیں دینا۔ اس تنظیم کا مقصد احمدی طلباء کے لئے ایسے مواقع پیدا کرنا ہے کہ وہ آپس میں رشتہ مودّت و محبت استوار کریں۔ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو پروان چڑھانے میں ایک دوسرے کی اعانت کریں۔ اور ہر احمدی طالب علم اس سعیٔ پیہم میں مصروف ہو کر وہ خود اور اس کے سب ساتھی اسلامی کردار کا صحیح نمونہ بنیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی کمالی صفات کا عرفان اور اُن صفات کا مظہر بننے۔ آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حقیقی شناخت اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے اور آپ کی لائی ہوئی ابدی شریعت یعنی قرآن مجید کے اوامر کو تمام شرائط کے ساتھ سنوار کر ادا کرنے اور نواہی سے بیزار ہو کر ترک کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنا اپنے حقوق کے حصول کے لئے غیر قانونی اور غیر اسلامی ذرائع اختیار کرنا، تعلیمی اداروں کے تعلیمی ماحول کو پراگندہ کرنا۔ احمدی طلباء کے نزدیک قطعاً ناجائز ہے۔ یہ تنظیم تعلیمی اداروں میں مروج عام تنظیموں سے اس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ نہ تو اس کے اپنے کوئی سیاسی عزائم ہیں۔ نہ کسی پارٹی کے سیاسی مقاصد کے لئے میدان ہموار کرنا اس کی اغراض میں شامل ہے۔ بلکہ اس کا بڑا مقصد احمدی نوجوانوں کی اس رنگ میں تربیت کرنا ہے کہ ان کے قول و فعل پر اسوۂ محمدیؐ کی چھاپ ہو۔ اور زیور علم سے آراستہ ہو کر قوم و ملک کی خدمت کر سکیں۔ ہر احمدی طالب علم جو خواہ کسی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہا ہو اس کا فرض ہے۔ کہ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر دم کوشاں اور مستعد رہے۔ قومی وقار کو بلند تر رکھنے اور ملکی استحکام کو مضبوط تر کرنے کے لئے اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لا کر خدمت پر کمربستہ رہے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے (مقاصد)

ا۔ احمدی طلباء کے کردار کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنا۔

ب۔ احمدیت ... م کے اصولوں کے مطابق طلباء کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی حفاظت اور بلند کردار کی نشوونما کے لئے کوشش کرنا۔

(ج) احمدی طلباء میں احمدیت کی حقیقی روح پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور احمدیت کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرنا اور خلافت کے ساتھ مضبوط سے مضبوط رابطہ پیدا کر کے طلباء کے دل میں خلافت کی برکات حاصل کرنے کی تڑپ پیدا کرنا۔

(د) مختلف تعلیمی اداروں کے اراکین کے درمیان رابطہ استوار کرنا۔

(ر) اراکین کی تعلیمی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے کوشاں رہنا۔

درخواست دُعا

میری نانی جان محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ شیخ افتخار رسول صاحب مرحوم آف کراچی چند دنوں سے بلڈ پریشر بالکل کم ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحتیاب کرے اور ان کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ریاض نوید
نوید جنرل سٹور ربوہ

فضل عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہونیوالے طلباء و طالبات

توجّہ فرمائیں

سولھویں (۱۶) فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۰ء کا نصاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس سال یہ کلاس انشاء اللہ مورخہ ۲۳ جون سے ۸ جولائی ۱۹۸۰ء تک ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تعطیلات موسم گرما کے دوران زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات اس کلاس سے استفادہ کرنے کی خاطر مرکز سلسلہ میں آئیں۔ قیام و طعام کا انتظام حسب سابق مرکز کرے گا۔ کلاس میں شمولیت کے لئے امیر / صدر صاحبان کی تصدیق اور موسم کے لحاظ سے بستر۔ نیز قرآن مجید اور تین نوٹ بکس ہمراہ لانی ضروری ہوں گی۔

کلاس کا نصاب درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جن طلباء و طالبات کے پاس نصاب میں مقرر کردہ کتب موجود ہوں وہ اپنے ہمراہ لائیں۔ ویسے مرکز سلسلہ میں مقررشدہ کتب دستیاب ہیں اور مقررہ قیمت پر آسانی سے مل جائیں گی۔

نصاب

معیار اوّل و دوم	معیار سوم
(۱) قرآن مجید:۔ سورۃ ابراہیم و سورۃ الحجر	سورۃ البقرہ رکوع ۶ تا رکوع ۱۲
(۲) حدیث:۔ ۶۰ منتخب احادیث	۴۰ مختصر احادیث
(۳) کلام برائے تدریس:۔ جنگ مقدس	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
" برائے مطالعہ:۔ (۱) انفاخ قدسیہ	(۱) ہمارے عقائد
(۲) احکام القرآن۔ الصلوٰۃ	(۲) مسائل نماز
(۴) تاریخ احمدیت:۔ تاریخ احمدیت جلد ۵ (سال ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۲ء)	
(۵) عربی اسباق:۔ بارہ اسباق۔	

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

قرارداد تعزیت بروفات مکرمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ از لجنہ ربوہ

"ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ نہایت مخلص۔ دیندار صابر و شاکر ہونے کے ساتھ دیگر بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ان کی وفات ہم سب کے لئے ایک صدمہ ہے۔

اس وفات پر ہم احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں
ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ"

نمایاں کامیابی

مکرم مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور کی سب سے چھوٹی بچی راحت العین خیبر میڈیکل کالج پشاور کے سال اوّل میں تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں فرسٹ آئی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ یہ جوہر قابل تمام جماعت احمدیہ اور اسلام کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اور یہ کامیابی اس بچی کیلئے بھی مفید ہو اور والدین کے لئے باعث فخر ہو۔ آمین

(خلیل الرحمٰن خان احمدی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم الحاج چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ باوجود علاج معالجہ کے طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔ بایں ہمہ ان کی شدید خواہش تھی کہ وہ پاکستان میں اپنے بچوں اور دیگر عزیزو اقارب سے ملاقات کر آئیں۔ چنانچہ وہ ویزا پر لاہور آگئے۔ ان کے عزیز و اقارب کو جوں جوں اطلاع ملتی گئی وہ آکر انہیں ملتے رہے۔

ان کے بچوں نے ان کی خواہش کے مطابق مختلف ڈاکٹروں، یونانی اطبا اور ہومیوپیتھک علاج کروایا۔ اس سے وقتی طور پر تو افاقہ ہوتا رہا مگر صحت روز بروز گرتی چلی گئی۔ آخری دنوں میں میو ہسپتال لاہور میں بھی زیر علاج رہے مگر جب زندگی ختم ہونے کو ہو تو کوئی علاج بھی کارگر نہیں ہوتا۔ بالآخر چوہدری عبدالحق صاحب ۸۰/۶/۴ بوقت ساڑھے نو بجے صبح اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بوقت وفات ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔ مقامی احباب کی مساعی کے نتیجہ میں ان کی نعش کے قادیان لے جانے کا بندوبست ہو گیا۔ چنانچہ ۷ر جون ان کا تابوت بذریعہ ایمبولینس واہگہ بارڈر پر پہنچایا گیا۔ جہاں حسب اطلاع قادیان سے احباب انہیں لینے کے لئے صبح سے ہی انڈین بارڈر پر پہنچے ہوئے تھے۔ رابطہ قائم ہونے پر تابوت ان کے حوالے کیا گیا اور وہ اسے لے کر قادیان بعد نماز مغرب پہنچ گئے۔ بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم کی تاریخ پیدائش ۱۵ر جون ۱۹۰۷ء تھی۔ گو ان کا آبائی وطن موضع بھٹیاں گورتہ ضلع گورداسپور تھا مگر بسلسلہ ملازمت گورداسپور شہر انہوں نے نبی پور میں اپنا ذاتی مکان بنالیا تھا جہاں انہیں روزانہ آنے جانے میں سہولت میسر تھی۔ کیونکہ نبی پور گورداسپور سے کم وبیش میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم نے کچھ عرصہ فوجی ملازمت بھی کی تھی اور کچھ وقت مشرقی افریقہ میں بھی گذارا۔ ۱۹۳۳ء میں انہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت کر لینے کے بعد انہوں نے اپنے اندر نمایاں تغیر پیدا کر لیا۔ اور پیچھے رہ کر اپنے ہمجولیوں سے بہت آگے نکل گئے۔

خدمت دین کے جذبہ کے تحت مستقل طور پر قادیان آگئے۔ اور ۱۹۴۶ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی سروس اختیار کرلی اور ۱۹۴۷ء میں ملک کے بٹوارے کے وقت درویشی زندگی کو نہایت ذوق وشوق سے قبول کرلیا اور پھر بفضل خدا اسے آخر دم تک خوب نبھایا گو ان کی بنیادی تعلیم مڈل تھی مگر ان کے خلوص، محنت، جانفشانی اور حسن کارکردگی کی بنا پر انہیں میٹرک سٹینڈرڈ دے دیا گیا تھا۔

نظارت امور عامہ میں کئی سال تک محتسب کی سیٹ پر کام کرتے رہے تو کل انجمن میں جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر بھی خوب کام کیا۔ نظارت علیا میں بطور معاون ناظر مفوضہ فرائض عمدگی سے سرانجام دیتے رہے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی بارہ تیرہ سال ری ایمپلائے کئے جاتے رہے اور اب ان دنوں وقف جدید میں کام کر رہے تھے۔

چوہدری صاحب مرحوم نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ دوسری بیوی سے ایک لڑکی اور تیسری بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور یہ فوت ہوتی رہیں۔ چوتھی شادی درویشی دور میں کی جو کنانور (مالابار) کی ہیں اور بقید حیات ہیں۔ ان سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ پہلی دو بیویوں کی اولاد پاکستان میں ہے جو صاحب اولاد ہیں۔

موجودہ بیماری سے قبل چوہدری صاحب مرحوم کی صحت قابل رشک تھی بہت باہمت آدمی تھے۔ اس عمر میں سائیکل پر میل ہا میل کا سفر کرلیتے تھے۔ اور کوئی تھکن یا کوفت محسوس نہ کرتے تھے۔

تعلقات عامہ کے لحاظ سے چوہدری صاحب مرحوم کا حلقہ بہت وسیع تھا مرحوم اپنے علاقہ میں کافی اثر ورسوخ رکھتے تھے اور اس سے ہمیشہ سلسلہ کو فائدہ پہنچایا۔

چوہدری صاحب مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھے انہیں حج بیت اللہ کا بھی شرف حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۰ء

سال رواں کی دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۷ر احسان/جون کو ہوگا۔ اس کا نصاب درج ذیل ہے۔

(۱) ترجمہ پارہ ۲۰ ربع چہارم
(۲) دافع البلاء (کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(۳) خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد۔

جزو ۳ کے لئے ملاحظہ فرمائیے خطبات حضرت امیر المومنین مطبوعہ الفضل ۲۳ر اپریل تا ۲۵ر جون ۱۹۶۷ء نیز رسالہ "تعمیر بیت اللہ کے تیئیس عظیم الشان مقاصد" شائع کردہ نظارت اصلاح وارشاد۔ عنوان مندرجہ بالا کے بارے میں ایک مختصر نوٹ انشاء اللہ ماہنامہ انصار اللہ بابتہ ماہ جون میں شائع کیا جائے گا۔

تمام اراکین سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔ زعماء/زعماء اعلیٰ نیز ناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ وہ اس بارے میں حسب ضرورت ارکان کو توجہ دلاتے رہیں۔ سہ ماہی اول کے امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد سال گذشتہ سے کسی قدر کم رہی اب اس کی تلافی ہو جانی چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت لیڈی کلرک

دفتر لجنہ مرکزیہ میں ایک لیڈی کلرک کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے ہو۔ حساب رکھنا جانتی ہو، خوشخط ہو۔ نیز اگر ٹائپ بھی کرنا آتا ہو تو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند لڑکیاں اپنی درخواستیں دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں تمام جماعتوں، مجالس، بزرگان و خواتین، رشتہ دار اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے میرے خاوند مکرم علی انور ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ کی اچانک وفات پر مجھ سے تحریری اور ذاتی طور پر ہمدردی کا اظہار کیا اور اس اچانک صدمہ پر افسوس کا اظہار کیا۔

چونکہ فرداً فرداً تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے میں اس اعلان کے ذریعے تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کو خدا تعالیٰ بلند درجات عطا فرمائے اور میرا اور میرے بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(صالحہ انور صدر لجنہ اماء اللہ لاڑکانہ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کراچی میں تشریف آوری

اس سال کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کراچی تشریف لائے۔ اور تقریباً ایک ماہ کراچی مقیم رہے اسی دوران ایک ہفتہ سندھ کی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔ لجنہ نے حضور کی خدمت میں لجنہ سے خطاب کے لئے درخواست کی جو کہ حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمائی اور تین مارچ کا دن مقرر فرمایا۔ چونکہ وقت بہت کم تھا اس لئے خدام اور انصار نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور تمام لجنہ کو اس تاریخ سے آگاہ کیا۔

۳ر مارچ کو صبح سات بجے سے ہی مستورات نے تقریر سننے کے لئے جمع ہونا شروع کیا اور یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تشریف آوری تک جاری رہا۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل تمام ہال اوپر نیچے اور گیلریاں سب مستورات سے پُر ہو گئی تھیں۔ حضور کی آمد پر تمام عہدیداران اور نگران پھولوں کے ہار لے کر دو رویہ قطار میں استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔ ناصرات بھی استقبال میں شامل تھیں۔ جب حضور مع بیگم صاحبہ تشریف لائے تو پورا ہال اھلاً و سھلاً و مرحباً سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور کی اجازت سے خاکسارہ امۃ الشافی جنرل سیکرٹری لجنہ نے حضور کی خدمت اقدس میں سپاسنامہ پیش کیا۔

سپاسنامہ کے بعد حضور نے اپنی تقریر کا آغاز کیا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور کی تقریر کو ٹیپ کرنے کا انتظام بھی لجنہ ضلع کراچی نے کیا۔

حضور نے اولاد کی تربیت پر خاص زور دیا اور فرمایا کہ جماعت کا ہر بچہ امتحان سے پہلے مجھے دعائیہ خط لکھے اور امتحان کے بعد نتیجہ نکلنے پر مجھے اپنے تعلیمی معیار کے بارے میں اطلاع دے۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں لجنہ کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی اولاد کو زیادہ سے زیادہ دینی اور دنیاوی تعلیم دلوائیں۔ ہدایت فرمائی کہ ہر ممبر لجنہ کے گھر میں تفسیر القرآن فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچوں جلدیں ہونی چاہیئے حضور نے تمام ضلع کراچی کی پڑھنے والی ناصرات اور لجنہ کا تعلیمی معیار معلوم کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور کی تقریر سننے کے لئے غیر از جماعت بہنیں تشریف لائیں اور حضور کی تقریر کو بڑے شوق سے سنا۔ تقریب کے آخر میں حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد انڈر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی ممبر بہن نے پنوں اور دھاگوں کی مدد سے بنا ہوا منارۃ المسیح حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اسی کے ساتھ ہی نائب جنرل سیکرٹری آنسہ احمد نے حضور کی تشریف آوری پر اپنی لکھی ہوئی نظم حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے اور یوں اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔

اس جلسے میں بہنوں نے بڑے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ تمام قیادتوں کے خدام اور انصار نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ہم نے جو ڈیوٹیاں ان کے سپرد کی تھیں انہوں نے انہیں بحسن نبھایا ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینجر)

واہ کینٹ میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

۱۵ر جون کو بعد نماز مغرب مسجد محمود واہ کینٹ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں واہ کینٹ اور ٹیکسلا کے خدام کے علاوہ انصار اللہ نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ احمدیت جرمنی و امریکہ نے اتحاد و اخوت باہمی کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا انسان کی حقیقی نجات اور فلاح کا نسخہ خدام الاحمدیہ کے عہد میں بیان کیا گیا ہے عہد میں پانچ امور کا ذکر ہے (۱) جان کی قربانی (۲) مال کی قربانی (۳) وقت کی قربانی (۴) عزت کی قربانی اور (۵) خلافت کی اطاعت ان پانچ امور پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی حقیقی نجات اور فلاح کے سامان مہیا کر سکتا ہے۔ آپ نے تقریر میں حضور کے اس ارشاد کی طرف بھی توجہ دلائی کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو اور کوئی طفل ایسا نہ ہو جو باقاعدہ قرآن کریم ناظرہ نہ سیکھ رہا ہو۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی مکرم قریشی محمد عظیم صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم پراچہ عبدالقیوم صاحب مورخہ ۲۶ر مئی بروز سوموار تین بجے رات دل کے شدید دورہ کے باعث وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، سلسلہ کی مالی تحریکات میں باقاعدہ حصہ لینے والے، ہنس مکھ، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت سے گہری محبت و وابستگی رکھنے والے تھے۔

نماز جنازہ بعد نماز عصر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی بیوہ بچوں دو لڑکے تین لڑکیاں جو سب شادی شدہ ہیں، اور دیگر عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(عبدالمالک پراچہ دارالیمن ربوہ)

درخواست دعا

میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب سارجنٹ پی اے ایف کورنگی کریک کراچی ان دنوں دماغی عارضہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں جس کی وجہ سے ان کی اہلیہ اور بچے بہت پریشان ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(رشید احمد طاہر معلم وقف جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات)

(۲) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد عمر صاحب مرحوم اڑھائی ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہیں چند روز سے حالت تشویشناک ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (والدہ طاہر احمد کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی برائے لجنات کو یاد رکھیئے (سیکرٹری تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید تبسم حسین صاحب کا ذکرِ خیر

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سید تبسم حسین صاحب مرحوم و مغفور کی سیرت ان کے نام ہی سے مظہر ہے وہ سدا متبسم رہنے والے، خوش خلق، ہر چھوٹے بڑے سے محبت کرنے والے تھے۔ جہاں تک خوش خلقی اور محبت اور پیار کا تعلق ہے۔ ان کے زمانہ طالب علمی کے تعلقات اور مزاج میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تغیر نہ آیا اور ملازمت کے دوران بھی آپ سب دوستوں کے لئے وہی بے تکلف تبسم ہی رہے۔ سب سے پیار محبت اور بے تکلفی سے ملتے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے تھے کہ ان کا اس سرکاری نوکری کے حوالہ سے کوئی کیا کہے گا یا کیا سمجھے گا۔ یا اس کا اثر ان کے دنیاوی مستقبل پر کیا پڑے گا۔ سلسلہ کی خدمات میں کبھی انہوں نے اپنے دنیاوی مشاغل کو حارج نہیں ہونے دیا۔ جو بھی خدمت کا کام ان کے سپرد کیا جاتا۔ وہ بڑے شوق سے ادا کرتے تھے۔

خاکسار کے ساتھ ان کی آخری یاد کا تعلق یوں ہے کہ ان کی اچانک وفات سے قریباً ۱۵ دن قبل گلگت سے ان کا خط آیا جس میں انہوں نے مجھے اہل و عیال سمیت گلگت آنے کی بڑی پُر خلوص اور پُر اصرار دعوت دی تھی۔ اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے بھی میری اہلیہ کے نام پیغام بھجوایا تھا کہ اس دعوت کو سرسری سمجھ کر رد نہ کیا جائے بلکہ ضرور گلگت آکر یہاں کے نظاروں سے محظوظ ہوں۔ تقریباً ایک سال سے ہمارا رابطہ منقطع تھا۔ اچانک اس نہایت پُر خلوص دعوت سے دل پر بہت گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ بھلایا نہیں بلکہ جن نظاروں سے وہ خود لطف اٹھا رہے تھے۔ ان میں ہمیں بھی شریک کرنے کا خیال ان کے دل میں آنا ان کے حسن طبیعت پر دلالت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات سے نوازے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور خصوصاً ان کی بیگم صاحبہ کو نوجوانی میں اور والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو بڑھاپے میں جو صدمہ اٹھانا پڑا ہے۔ اللہ اس پر ان کو صبر کرنے کی توفیق دے۔ آمین

کاریگروں اور کام سیکھنے والوں کی ضرورت

نصرت آرٹ پریس ربوہ میں کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ نیز ایسے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے جو یہ کام سیکھ کر پریس میں کام کرنا چاہتے ہوں معیار تعلیم کم از کم میٹرک ہونا چاہیئے۔ مرکز سلسلہ میں رہائش رکھنے کے لئے سنہری موقعہ ہے۔

خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے والدین جو اپنے بچوں کو یہ کام سکھانا چاہیں وہ فوری طور پر ہمارے ساتھ رابطہ پیدا کریں۔

کاریگروں کی درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ہونے چاہئیں۔

عمر۔ تعلیم۔ تجربہ کام۔ کس قسم کا تجربہ ہے۔ کون کونسی مشینوں پر کام کیا ہے۔ اس وقت کتنی تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ ادارہ سے کم از کم کتنی تنخواہ کا مطالبہ ہوگا۔ درخواست امیر جماعت کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔

(مینیجر نصرت آرٹ پریس گول بازار ربوہ)

عاجزانہ درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ کمرشل سپرنٹنڈنٹ (ریلوے) کا اپریشن عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم م نے کیا تھا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر احباب سے انتہائی عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ خداتعالیٰ محض اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو صحت والی لمبی عمر دے۔ اور ساری بیماریوں سے شفا دے۔ آمین

ملک عبدالرشید زاہد سابق صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

اشد ضروری فوری ضرورت

کئی بار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی قابل مخلص احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے مگر ابھی تک کسی احمدی ڈرائیور کو اس کی توفیق نہیں ملی۔ لہذا پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک اچھے محنتی قابل دیانتدار احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ انشاء اللہ بہت معقول دی جائے گی۔ چھوٹی گاڑی چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب فوری طور پر امیر یا پریذیڈنٹ سے تصدیق کروا کر درخواست لے کر خاکسار کو ہسپتال میں ملیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ٹیلی ویژن برائے فروخت
دو ٹیلی ویژن بہترین چالو حالت میں مناسب داموں برائے فروخت موجود ہیں:۔
ڈان ٹیلیویژن سنٹر
محلہ دارالبرکات ربوہ

اکسیر گلٹی پستان
اکسیر کنار
تریاق زہرباد
و دیگر ۱۹ اکسیرات حیوانات
فی پیکٹ ۲/- درجن ۱۸/- گرس ۲۰۱/۹۰
بونس علاوہ۔
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی زمین جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
"مومن اسٹیٹس"
قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ
فون نمبر ۵۱۷ PP